نعت بحضور نبی کریم ﷺ

امام اعظم ابوحنیفہ کوفی، نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۷۶۷ء)

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِدًا أَرْجُو رِضَاكَ وَحْتَمِي بِحِمَاكَ

اے سرداروں کے سردار! میں آپ ﷺ کے حضور آیا ہوں، آپ ﷺ کی خوشنودی کا امیدوار، آپ ﷺ کی پناہ کا طلب گار۔

وَاللّٰهِ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ إِنَّ لِي قَلْبًا مَشُوقًا لَا يَرُومُ سِوَاكَ

اللہ کی قسم! اے بہترین خلائق! میرا دل صرف آپ ﷺ کی محبت سے لبریز ہے، وہ آپ ﷺ کے سوا کسی کا طالب نہیں۔

أَنْتَ الَّذِي لَوْلَاكَ مَا خُلِقَ امْرُءٌ كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰى لَوْلَاكَ

آپ ﷺ اگر نہ ہوتے تو پھر کوئی شخص ہرگز پیدا نہ کیا جاتا اور اگر آپ ﷺ مقصود نہ ہوتے تو یہ مخلوقات پیدا نہ ہوتیں۔

أَنْتَ الَّذِي لَمَّا تَوَسَّلَ آدَمُ مِنْ زَلَّةٍ بِكَ فَازَ وَهُوَ أَبَاكَ

آپ ﷺ وہ ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے آپ ﷺ کا توسل اختیار کیا، اپنی لغزش پر، تو کامیاب ہوئے، حالانکہ وہ آپ ﷺ کے جدِ بزرگوار ہیں۔

وَبِكَ الْخَلِيلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهُ بَرْدًا وَقَدْ خَمَدَتْ بِنُورِ سَنَاكَ

اور آپ ﷺ ہی کے وسیلے سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے دعا کی، تو ان کی آگ سرد ہوگئی، وہ آگ آپ ﷺ کے نور کی برکت سے بجھ گئی۔

وَدَعَاكَ أَيُّوبُ لِضُرٍّ مَسَّهُ فَأُزِيلَ عَنْهُ الضُّرُّ حِينَ دَعَاكَ

اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیماری میں آپ ﷺ کے وسیلے سے دعا کی تو ان کی دعا مقبول ہوئی اور بیماری دُور ہوگئی۔

وَبِكَ الْمَسِيحُ أَتَى بَشِيرًا مُخْبِرًا بِصِفَاتِ حُسْنِكَ مَادِحًا لِعُلَاكَ

اور آپ ﷺ ہی کے ظہور کی خوشخبری لے کر حضرت مسیح علیہ السلام آئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کے حُسن و جمال کی مدح وثنا کی اور آپ ﷺ کے رتبہء بلند کی خبر دی۔

كَذَاكَ مُوسٰى لَمْ يَزَلْ مُتَوَسِّلًا بِكَ فِي الْقِيٰمَةِ مُحْتَمِي بِحِمَاكَ

اور اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی آپ ﷺ کا وسیلہ اختیار کیے رہے اور قیامت میں

بھی آپ ہی کی حمایت کے طالب رہیں گے۔

وَهُوْدٌ وَّ يُوْنُسُ مِنْ بَهَاكَ تَجَمَّلاً   وَجَمَالُ يُوْسُفَ مِنْ ضِيَاءِ سَنَاكَ

اور حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام نے بھی آپ ﷺ ہی کے حُسن سے زینت پائی اور حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال بھی آپ ﷺ ہی کے جمال باصفا کا پرتو تھا۔

قَدْ فُقْتَ يَا طٰهٰ جَمِيْعَ الْاَنْبِيَآءِ   طُرًّا فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ اَسْرَاكَ

اے طٰہٰ لقب والے! آپ ﷺ کو تمام انبیاء پر برتری حاصل ہوئی۔ پاک ہے وہ جس نے ایک رات کو میں آپ ﷺ کو (شب معراج) کی سیر کرائی۔

وَاللّٰهِ يَا يٰسِيْنُ مِثْلُكَ لَمْ يَكُنْ   فِي الْعٰلَمِيْنَ وَحَقِّ مَنْ اَنْبَاكَ

خدا کی قسم، اے یٰسین لقب والے! آپ ﷺ جیسا تو تمام مخلوق میں نہ کوئی ہوا ہے نہ ہوگا، قسم ہے اُسی کی جس نے آپ ﷺ کو سربلند کیا۔

عَنْ وَّصْفِكَ الشُّعَرَآءُ يَا مُدَّثِّرُ   عَجَزُوْا وَكَلُّوْا مِنْ صِفَاتِ عُلَاكَ

اے کملی والے! آپ ﷺ کے اوصافِ جمیلہ بیان کرنے سے بڑے بڑے شعراءعاجز رہ گئے، آپ ﷺ کے اوصافِ عالیہ کے سامنے زبانیں بند ہو جاتی ہیں۔

بِكَ لِيْ قُلَيْبٌ مُغْرَمٌ يَا سَيِّدِيْ   وَحُشَاشَةٌ مَحْشُوَّةٌ بِهَوَاكَ

میرے سردار! میرا حقیر دل آپ ﷺ ہی کا شیدا ہے اور میرے اندر تو آپ ﷺ ہی کی محبت بھری ہوئی ہے۔

يَا اَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَنْزَ الْوَرٰى   جُدْلِيْ بِجُوْدِكَ وَاَرْضِنِيْ بِرِضَاكَ

اے تمام موجودات سے بزرگ و برتر، اے حاصلِ کائنات! مجھے اپنی بخشش وعطا سے نوازیئے اور اپنی خوشنودی کی مسرت بخشئے۔

اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ   لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْاَنَامِ سِوَاكَ

میں آپ ﷺ کے جودوکرم کا دل سے طلبگار ہوں کہ اس جہاں میں ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے آپ ﷺ کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

صَلّٰى عَلَيْكَ اللّٰهُ يَا عَلَمَ الْهُدٰى   مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ اِلٰى مَثْوَاكَ

اے ہدایت کے سربلند علم! مشتاقانِ زیارت کے بے حد شوق کے مطابق قیامت تک اللہ کا درود وسلام آپ ﷺ پر نازل ہوتا رہے۔

اداریہ:

عہد حاضر اور ہم

اس دنیا میں موجود اکثریت کا کوئی نہ کوئی مذہب ہے جو پیدائش سے موت تک اس پر حاوی رہتا ہے، انسانی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے مذہب انسانی زندگی میں مرکزی اہمیت کا حامل رہا ہے کرہ ارض پر مظاہر پرستوں، آتش پرستوں، شجر پرستوں، پتھر اور بت پرستوں حیوان پرستوں سے لے کر انسان اور اس کے مخصوص اعضاء کی پرستش کرنے والے موجود ہیں۔

بحیثیت مسلمان ہم اپنے نبی ﷺ کے الفاظ میں یہ دعویٰ رکھتے ہیں:

كل مولود يولد على فطرته ثم أبواه يهودانه أوينصرانه أو يمجاسنه

کہ ہر شخص اللہ کی فطرت یعنی فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین، اس کا ماحول اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتا ہے۔ لہٰذا سب سے زیادہ ہماری ذمہ داری ہے کہ دین فطرت کو فطری اسلوب میں حکمت کے ساتھ لوگوں تک پہنچائیں۔

عالمی گلوبلائزیشن اور تہذیبی تصادم کے نظریات سامنے آنے کے بعد بین المذاہب مکالمہ کی ضرورت واہمیت پہلے سے زیادہ ہوگئی ہے، ظاہر ہے کہ یہ پیغام کانفرنسوں، لٹریچر اور ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ہی دوسروں تک پہنچایا جاسکتا ہے۔

مسلمان کا تعارف:

اسلام نام ہے سب کو تسلیم کرنے، سب کو برداشت کرنے، سب سے محبت کرنے کا، کوئی مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک وہ حضرت محمد ﷺ کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام پر ایمان نہ لائے۔

کوئی مسلمان ہو ہی نہیں سکتا، جب تک وہ قرآن کریم کے ساتھ توریت زبور انجیل و دیگر آسمانی کتابوں وصحائف پر ایمان نہ لائے۔

آج ہر مسلمان اس پر عملاً کاربند ہے وہ کسی نبی یا کسی کتاب کی توہین نہیں کرتا بلکہ وہ اپنے بچوں اور بچیوں کا نام محمد واحمد کے ساتھ یعقوب، ابراہیم، موسیٰ وعیسیٰ ومریم علیہم السلام رکھتا ہے، کسی مسلمان نے آج تک توریت، زبور، انجیل کو آگ نہیں لگائی، اس کی اہانت نہیں کی، اس پر پابندی لگانے کی بات نہیں کی، اسلام نے کسی غیر مسلم ذمی کے قتل کی اجازت نہیں دی، حتیٰ کہ اسے تکلیف پہنچانے کی بھی اجازت نہیں دی، بلکہ اس کے ساتھ معاشرتی امور میں معاونت وشمولیت کی اجازت دی ہے، صرف یہی نہیں بلکہ تمام غیر مسلم مذاہب اور ان کی حکومتوں سے مکالمہ ومعاہدہ کی اجازت اور حکم دیا گیا ہے۔

مکالمہ کی تاریخ:

البتہ یہ مکالمہ سرکاری وغیر سرکاری سطح پر حکمرانوں اور سیاست دانوں کے درمیان ہونا چاہئے یا مذہبی علماء کے درمیان ہونا چاہئے؟ مکالمہ کی بنیادیں طے شدہ ہونی چاہئیں یا غیر طے شدہ! مکالمہ ہر عقیدہ اور ہر نکتہ پر کیا جاسکتا ہے یا مخصوص پہلوؤں پر؟ مکالمہ کے آداب وشرائط کیا ہونے چاہئیں؟ منعقدہ قومی کانفرنس میں ان سوالوں کا جواب لینا اور منہج متعین کرنا مقصود تھا، معزز قارئین محسوس کریں گے کہ اسکالرز نے اپنی وقیع آراء اردو، عربی، انگریزی میں پیش کردی ہے، اور کانفرنس کے عنوان کی تائیدی ہے۔

معروضی حالات کے سبب مکالمہ کے حوالہ سے مختلف نقطہائے نظر موجود ہیں، پہلا مطلقاً حق میں، دوسرا مشروط، تیسرا مطلقاً مخالفت میں، لیکن ہمارے نقطہ نظر کے مطابق مکالمہ ہی ہر مسئلہ کا حل ہے اور اس کا آغاز تخلیق آدم سے ہوتا ہے۔ تمام انبیاء کرامؑ نے مکالمہ کی سنت کو جاری رکھا بالخصوص عہد نبویؐ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہونے والے کئی سو وفود سے جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے تھے مکالمہ کیا مکتوبات لکھے لیکن بعض مورخین کے مطابق مکالمہ کی اس روایت کا آغاز عالمی طور پر ۱۹۳۲ء میں ہوا، جب فرانس نے اپنے چند نمائندوں کو الازہر یونیورسٹی کے علماء سے اسلام، عیسائیت اور یہودیت کے اتحاد پر گفتگو کرنے کیلئے بھیجا۔ اس کے بعد ۱۹۳۳ء میں پیرس کانفرنس منعقد کی گئی جس میں فرانس برطانیہ، سوئزرلینڈ، امریکہ، اٹلی، پولینڈ، اسپین، ترکی اور چند دوسرے ممالک کی تمام یونیورسٹیوں سے مشنریوں اور مستشرقین نے شرکت کی۔ ۱۹۳۶ء میں بعنوان: ''دنیا کے مذاہب کی کانفرنس'' دوسری جنگ عظیم سے قبل مذاہب پر ہونے والی آخری کانفرنس تھی، جس کے بعد یورپی ممالک کا دھیان ان